



## سوال

(245) اجنبی ڈرائیور کے ساتھ اکیلی عورت کا سوار ہونا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اجنبی ڈرائیور کے ساتھ اکیلی عورت کا اس لیے سوار ہونا کہ وہ اسے شہر تک پہنچا دے، کیا حکم رکھتا ہے؟ نیز کسی شخص کی عدم موجودگی میں اگر چند عورتیں اکیلی اجنبی ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ اکیلی عورت کا گاڑی میں سوار ہونا ناجائز ہے، کیونکہ یہ خلوت کے حکم میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(لَا تَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ) (المعجم الکبیر للطبرانی 11 425)

”کوئی آدمی کسی عورت کے محرم کے بغیر اس کے ساتھ خلوت میں نہ جائے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد ہے:

(لَا تَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ مَعَهَا لِيَحْتَمِيَ الشَّيْطَانَ) (مسند احمد 1 222)

”کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے کیونکہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“

ہاں اگر دونوں کے ساتھ ایک یا زیادہ مرد ہوں یا ایک یا زیادہ عورتیں ہوں تو اطمینان بخش حالات میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ ایک یا زیادہ لوگوں کی موجودگی میں خلوت ختم ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ حکم غیر سفری حالت کا ہے۔ جہاں تک سفری حالت کا تعلق ہے تو عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر سفر کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ) (رواہ البخاری و مسلم، کتاب الحج)



”کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔“

سفر بری ہو، بحر ہو یا ہوائی سب کا ایک ہی حکم ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

پردہ، لباس اور زیب و زینت، صفحہ: 269

محدث فتویٰ